© rasailojaraid.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نظرات

قارئینِ برہان کو یہ معلوم ہو کر صدمہ ہوگا کہ ۲۴ نومبر کو برادرِ عزیز مولانا سعید احمد ایم اے کی والدہ ماجدہ کا سانحۂ ارتحال پیش آگیا، بڑھاپے کے باوجود بھی ایسے آثار نہیں پائے جاتے تھے کہ مرحومہ اسقدر جلد پیامِ اجل کو لبیک کہنے والی ہیں۔ ۱۹ نومبر (جمعہ) کی صبح تک بالکل تندرست تھیں۔ معمول کے مطابق اپنے اکلوتے بیٹے کے کمرے میں ریڈیو پر کلام پاک سننے کے لئے تشریف لائیں قرآنِ مجید کے بعد نعت سنی النعت شریف کے بعد مزامیر کے ساتھ سلام شروع ہوا تو اسی وقت اٹھکر اندر چلی گئیں، بیٹا پکارتا رہا بوا! یہ بھی تو نعت ہی ہے اسے بھی سنتی جاؤ۔ بولیں نہیں میاں اس کے ساتھ باجا ہے۔" بس یہ آخری گفتگو تھی جو ماں بیٹے میں ہوئی، مولانا سعید احمد کالج چلے گئے مشکل سے چند منٹ ہوئے ہوں گے کہ مرحومہ کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا نہایت خوفناک حملہ ہوا اسی وقت بے ہوشی طاری ہوگئی مکمل بے ہوشی کی یہ کیفیت آخر وقت تک قائم رہی، یہاں تک کہ چھٹے روز ۲۴ نومبر (چہار شنبہ) کی صبح کو نفس گیا یعنی روح جسمِ خاکی سے پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان پانچ دنوں میں معالجہ کی بہتر سے بہتر تدبیریں کی گئیں لیکن ساعتِ معین آپہنچی تھی کوئی علاج کامیاب نہیں ہوا اور بالآخر "بوا" ہم سب سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئیں۔

"بوا" آج دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کے اوصاف ان کے چھوٹوں کو ہمیشہ یاد رہیں گے، وہ اول درجہ کی کریم النفس باخلاق ملنسار و مرنجاں مرنج خاتون تھیں۔ عابدہ، معتکفہ، زہد و اتقا کا پیکر، خاشعات، متصدقات، صائمات، حافظات، ذاکرات کی پہلی صف میں بیٹھنے والیں، جود و سخا اور شفقت و مودت کا بے مثل نمونہ، اکلوتے بیٹے کی شادی اس وقت تک نہیں کی جب تک اپنے ساتھ بیجا کر اس کو حج نہیں کرالیا، بیٹا ہونے پر منت بھی مانی تو کیسی انوکھی "الٰہ العالمین تو نے بیٹا دیا ہے جب تک اس کو حج نہیں کرالوں گی اس کی شادی نہیں کروں گی"۔ رحمہا اللہ رحمۃً واسعۃً۔

ناظرین سے دعائے مغفرت کی استدعائے خصوصی ہے کہ ان کے محترم اور محبوب مدیر کی والدہ کا ان پر بہرحال کچھ حق ہے۔

پچھلے دنوں نینی جیل کے ایک ذمہ دار افسر نے ازراہِ ناعاقبت اندیشی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے ساتھ جو گستاخی کی تھی اس کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ اچھا ہوا کہ حکومت یوپی کے اعلان کے مطابق افسر مذکور

© rasailojaraid.com